إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۶۶	۱۰ شعبان ۱۳۵۲ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۳۳ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۰ نومبر ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے میں درد کی شکایت کئی روز سے ہے۔ آج کچھ حرارت بھی ہو گئی۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ آج صبح ۶ء۱۰۰ حرارت تھی۔ رات کو نیند بھی اچھی طرح آگئی۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن چند یوم کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں۔

۲۶-۲۷ نومبر کی درمیانی شب خوب بارش ہوئی اور اولے بھی پڑے۔

امرتسر کے فتنہ پرداز مولویوں کی شرمناک حرکت

سیرت النبی کا جلسہ کرنے والے احمدیوں پر سفاکانہ حملہ

نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی اور روحانی رہنمائی کا دعوےٰ کرنے والے مولوی اور علماء نہایت ہی افسوسناک حرکات کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور غالباً امرتسر کے مولوی اور ان کے شاگرد اس بارے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ۲۶۔ نومبر کو احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں مسلم اور غیر مسلم معزز اصحاب نے شرکت فرمائی۔ اور ذکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سننے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن امرتسر میں اس دن علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے مصداق لوگوں نے پہلے تو اس معزز ہندو کو مجبور کرنا چاہا۔ جس نے سیرت النبیؐ کے جلسہ کے لئے اپنا احاطہ دیا تھا۔ کہ وہ جلسہ کے لئے جگہ نہ دے۔ لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی تو عین اس وقت جبکہ چند ایک احمدی جلسہ گاہ کا انتظام کر رہے تھے بے خبری کی حالت میں ان پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ اور جب لاٹھیاں ٹوٹ گئیں۔ تو اینٹیں مارنی شروع کر دیں۔ اور اس وقت تک یہ نہایت ہی شرمناک مظاہرہ کرتے رہے جب تک پولیس نہ آگئی۔ پولیس کو دیکھ کر بہت سے تو بھاگ گئے اور بعض کو گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ایک احمدیوں کو زخمی کیا گیا جن میں سے دو کی حالت بہت نازک ہے۔ یہ سفاکانہ حملہ اس وقت کیا گیا جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کے اظہار کے لئے جلسہ منعقد ہونے والا تھا۔ اور ان لوگوں پر کیا گیا۔ جو اس جلسہ کے انعقاد کا انتظام کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حملہ آوروں کو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے کیا تعلق ہے۔ اور وہ اس نبی کا جو دونوں جہانوں کی ہر چیز کے لئے رحمت بن کر آیا۔ ذکر خیر بلند کرنے والوں پر محض اس گناہ میں کہ وہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنے کے لئے جلسہ منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ حملہ کر کے کیسے ظلم و سفاکی کے

تبلیغی رپورٹ

انگلستان میں تبلیغ اسلام

گزشتہ جمعہ کو پندرہ کس احباب مسجد میں آئے۔ مکرم جناب درد صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں یوم التبلیغ کو خاص طور پر تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی ؛

یہ خبر بڑی خوشی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ کہ مسٹر اور مسز کوین جو قریباً ایک سال کے عرصہ سے مسجد آتے جاتے تھے۔ اور تحقیق کر رہے تھے۔ اتوار کے دن مسلمان ہو گئے۔ خاکسار ایک لٹریری سوسائٹی کا ممبر ہے۔ وہاں ان کے ساتھ خاکسار کی واقفیت ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ تبلیغ کر کے مسجد آنے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ بہت باقاعدگی سے ہر اتوار کو انہوں نے آنا شروع کر دیا۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری تحقیق کے بعد داخل اسلام ہو گئے ہیں دونوں میاں بیوی اچھے علم دوست ہیں چنانچہ گزشتہ اتوار کو مسز کوین کی تقریر "احمدیہ جماعت" کے موضوع پر تھی جو نہایت ہی اعلیٰ تھی۔ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مختلف حصوں سے نہایت اعلیٰ نتائج نکال کر اس نے بیان کئے۔ اُسی دن ڈاکٹر سلیمان آف جنوبی افریقہ کے ہمبوئی۔ بہت دیر تک جناب درد صاحب سے تبادلۂ خیالات کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے ؛

اکثر دوستوں نے تبلیغ کے دن انفرادی تبلیغ کی جن میں سے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب مسٹر مبارک احمد صاحب فیو لنگ اور مسٹر عبدالعزیز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خاکسار نے بھی چار اشخاص کو فرداً فرداً تبلیغ کی۔ جن میں سے دو مسلمان اور دو غیر مسلم تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قریباً دو گھنٹے ہائڈ پارک میں تقریر کی۔ اور اس طرح سینکڑوں کو پیغام حق پہونچایا۔ اور لوگ سوالات بھی کرتے رہے۔ خاکسار نے گزشتہ ہفتہ ایک اور پبلک تقریر ۱۰/۳۳ ۱۹ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر کی۔ خاکسار کے ساتھ مسٹر ناصر Brooks بھی تھے۔ جو تقریر کے بعد تبلیغ کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ؛

مکرم جناب درد صاحب نے ۲۴/۱۰/۳۳ کو "اسلام" کے موضوع پر ایک سوسائٹی میں تقریر کی۔ خاکسار محمد یار۔ (۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

امرتسر میں سیرت النبی کا کامیاب جلسہ

فتنہ پرداز ملانوں کا شرمناک حملہ

۲۶ - نومبر ۱۹۳۳ء ۸ بجے صبح جبکہ احمدی جلسہ گاہ کے انتظام میں مصروف تھے۔ کہ غیر احمدی مولویوں اور ان کے شاگردوں وغیرہ نے مسلح ہو کر نہتے اور بے خبر احمدیوں پر حملہ کر دیا اور نہایت سفاکی اور بے دردی سے لاٹھیاں استعمال کیں۔ جب لاٹھیاں ٹوٹ گئیں۔ تو قریب کی دیوار اکھاڑ اکھاڑ کر اس قدر خشت باری کی۔ کہ جلسہ گاہ میں اینٹوں کا انبار لگ گیا۔ بہت سے احمدی زخمی ہوئے۔ بعض کو مہلک اور شدید ضربات آئیں۔ آدھ گھنٹہ تک اینٹوں کی بارش ہوتی رہی ۹½ بجے کے قریب پولیس کی کافی جمعیت پہونچ گئی۔ بہت سے ملزم بھاگ گئے۔ اور صرف ۱۶ - کو موقعہ پر گرفتار کیا گیا۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرائی گئی۔ بیس سے زائد احباب شدید زخمی ہوئے ہیں جن میں سے دو کی حالت بہت خطرناک ہے ؛

اشرار کے بھاگ جانے سے بالکل امن و امان ہو گیا۔ اور جلسہ دس بجے وقت مقررہ پر زیر صدارت جناب قاضی عبدالحمید صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت خوانی کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی تقریر دلپذیر ہوئی۔ آپ نے معاملات دنیویہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اس خوبی سے پیش فرمائی۔ کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب نے تقریر کی۔ . .

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں۔ کہ میرے لخت جگر محمود احمد کے لئے جو جماعت کا خلیفہ اور امام ہے متواتر چالیس دن تک فریضہ نماز اور تہجد میں صحت اور درازیٔ عمر کی دعا کریں۔ یہ میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں۔ اور اس بارے میں سخت تاکید ہے ؛ والسلام

ام محمود

الوداعی نظم

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے کو مارننگ کلب قادیان کی طرف سے جو الوداعی دعوت دی گئی۔ اس میں ممبران کلب کی درخواست پر مرزا ظہیر الدین صاحب طالب دہلوی نے حسب ذیل نظم پڑھی ؛

اے ظفر تو گل بستانِ مسیح موعودؑ
تم ہو اک پرتو ایوانِ مسیح موعودؑ

پارۂ قلب و جگر جانِ مسیح موعودؑ
تم ہو اک شمع شبستانِ مسیح موعودؑ

اس گلستاں کے ہو تم پھول جو بار آور ہے
شاخ اس نخل کی تم ہو جو ثمر پیکر ہے

تم ہو اس ماہ کے پالے کہ جو تابندہ ہے
تم ہو اس قوم کے اک فرد کہ جو زندہ ہے

ہو مبارک تمہیں یارب سفر انگلستان
کامیابی ہو تمہاری سبق آموزِ جہاں

احمدیت کا شب و روز نگر دھیان رہے
شغل تعلیم رہے۔ دولت ایمان رہے۔

ناز پروردۂ آغوش شریف احمد ہو
ضو فشاں تم میں ہر اک جوش شریف احمد ہو

دیکھو برباد نہ یہ دین کی دولت کرنا
جذبۂ نفس کو مصروف اطاعت کرنا

عبرت انگیز ہے مغرب کے گلستاں کی بہار
اُن فضاؤں پہ کہیں دل کو نہ کر دینا نثار

دل میں توحید کے انوار کو رکھنا مضمر
اور تسلیم مسیحائے زماں کی از بر

رہ کے مغرب میں بدل جاتا ہے انساں کا مزاج
نخوت و کبر کو دینا نہ کبھی دل میں رواج

الفتیں اہل کلب کی بھی نہیں یاد رہیں
دل میں احباب کی سب صورتیں آباد رہیں

دوستوں کی بھی یہ اک دل میں امانت رکھو لو
یہ گراں مایہ گل احباب کی دولت رکھ لو

واپسی ہوگی ظفر یاب بافضال الٰہی خدا
کامیابی کا مبارک تمہیں ہو گا سہرا

النجا دل سے سر عرش علا کرتے ہیں
ہم تمہارے لئے لو آج دعا کرتے ہیں

دعاء

کھیل قدرت کے شب و روز دکھانے والے
سب کی بگڑی ہوئی تقدیر بنانے والے

بزم کونین میں ہے ارفع و اعلےٰ تری ذات
مالک ارض و سما تو ہے مجیب الدعوات

تیرے بندے ہیں ترے دین کے شیدائی ہیں
تیرے دربار گہربار کے مجرائی ہیں

اثر و درد سے لبریز صدائیں سن لے
آج ہم اہل کلب کی یہ دعائیں سن لے

واسطہ سید کونین کی سرداری کا
واسطہ نورِ ہدایت کی ضیا باری کا

واسطہ نوحؑ کی کشتی کی سلامی کا تجھے
واسطہ حضرت یوسف کی غلامی کا تجھے

واسطہ احمد مرسل کی صداقت کا تجھے
واسطہ حضرت محمود کی طاعت کا تجھے

سرخرو ہو کے ظفر ہند میں واپس آئے
چاند سا چہرہ یہ ماں باپ کو پھر دکھلائے

شر سے محفوظ رہے۔ اور ہو توفیق نماز
عمر اس نو گل گلزار نبی کی ہو دراز

جذبۂ قلب سے کرتا ہے دعائیں طالب
ہو ظفر مملکت علم پہ یارب! غالب

طالب پور بھنگوال میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۲، ۲۳ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ اپنے اندر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے قریب قریب کی جماعتیں اسکو بارونق بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ خصوصاً اضلاع جالندھر گورداسپور قادیان کا ہنوان کھارا اور علاقہ بیٹ کی جماعتیں۔ غیر احمدیوں کی طرف سے چیلنج مناظرہ دیا گیا ہے۔ اور وہ عطاء اللہ بخاری وغیرہ کو وہاں لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے احتمال ہے۔ کہ وہاں مناظرہ بھی ہو جائے۔ لہذا دوست اس موقعہ پر پورے اہتمام کے ساتھ جلسہ پر شریک ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

کابل کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"آہ نادرشاہ کہاں گیا"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو مفصل مضمون "آہ نادرشاہ کہاں گیا۔" کی پیشگوئی کے پورے ہونے کے متعلق "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اگرچہ اس بارے میں کچھ اور لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ حضور نے پیشگوئی کا ہر پہلو کے لحاظ سے پورا ہونا اس وضاحت کے ساتھ ثابت فرما دیا ہے۔ کہ کسی حق پسند اور سعید الفطرت انسان کے لئے انکار کی قطعاً گنجائش باقی نہیں رہی۔ تاہم یہ دکھانے کے لئے کہ دنیا نے کس طرح اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کے پورے ہونے کا اعتراف کیا۔ یہ مضمون لکھا جاتا ہے:۔

۲۱۔ نومبر کے "الفضل" میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے جس "نادرشاہ" کے متعلق خبر دی تھی۔ وہ کن غیر معمولی حالات اور واقعات میں "نادرشاہ" بنا۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس نام کے ساتھ الہام میں "آہ" کا جو لفظ رکھا گیا تھا۔ اس نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ اور اس کا مفہوم کس طرح پورا ہوا۔ نیز یہ کہ پیشگوئی کے دوسرے پہلو کیسی صفائی کے ساتھ پورے ہوئے

"آہ" کا لفظ

"آہ" کا لفظ ایسے موقع پر مونہہ سے نکلا کرتا ہے۔ جبکہ کوئی غیر متوقع اور اچانک حادثہ پیش آئے۔ نادرشاہ کے قتل کا حادثہ اسی صورت میں پیش آیا۔ جس جگہ ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ وہاں کے متعلق کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ کوئی خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ پھر حملہ ایسا اچانک ہوا۔ کہ قاتل باوجود بہت بڑے ہجوم میں گھرے ہونے کے پے بہ پے تین گولیاں چلانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے پہلو بہ پہلو دائیں بائیں آگے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں میں سے کوئی اس کا ہاتھ نہ روک سکا۔ پھر یہ ہو سکا کہ گولیاں عین نشانہ پر بیٹھیں۔ جن کی وجہ سے فوری وفات واقع ہو گئی۔ ہو سکتا تھا۔ کہ حملہ آور کو حملہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہی روک لیا جاتا کیونکہ اس کے اردگرد ہجوم موجود تھا۔ اور یہ تو بالکل ممکن تھا۔ کہ پہلی گولی چلانے کے بعد اسے مزید گولیاں چلانے کا موقعہ نہ مل سکتا۔ پھر یہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ اس کی گولیاں نشانہ پر نہ بیٹھتیں۔ یا اگر لگتیں تو ایسی جگہ نہ لگتیں۔ کہ فوری وفات واقعہ ہو جاتی۔ جیسا کہ اسی قاتل نے جب محافظین نادرشاہ پر حملہ کیا۔ تو اس کی گولی شیرک نامی شخص کے بازو میں لگی۔ گو وہ بازو کو چھلنی کرتی ہوئی گزر گئی۔ اور ہڈی کو توڑ گئی۔ تاہم موت واقعہ نہ ہوئی۔ یہی صورت نادرشاہ کے متعلق بھی پیش آ سکتی تھی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے یہ مقدر کر رکھا تھا۔ کہ نہایت نیک نیتی سے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرتے ہوئے اپنی جان بھی قربان کر دیں۔ وہاں انہیں فوری وفات دے کر علالت کی تکلیف اور دکھ سے بچا لیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا وہ حصہ پورا ہو گیا جس میں "آہ نادرشاہ" کہہ کر ان کی فوری وفات کی خبر دی گئی تھی:۔

فوری وفات کے متعلق اخبارات کے بیانات

اخبارات میں قاتلانہ حملہ اور وفات کا ذکر جن الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ان سے اس بات کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ اخبار "سیاست" (۱۶۔ نومبر) لکھتا ہے:۔

"باغ ارک میں طلبہ کے ایک جلسہ میں انعامات تقسیم کرتے وقت ناجیٔ افغانستان فاتحِ جبل محمد نادرشاہ غازی پر متواتر تین پستول کے فائر ہوئے۔ گولیاں شاہ شہید کے سینہ میں پیوست ہو گئیں جن سے آپ کی فوری شہادت واقعہ ہو گئی"!

اخبار "زمیندار" (۱۹۔ نومبر) میں "ایک عینی شاہد کا بیان" جو چھپا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"سہ شنبہ کے دن دو بجکر پینتالیس منٹ پر محکمۂ تعلیم کے زیر اہتمام جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر قصر دلکشا میں پانصد اعلیٰ طبقہ کے طلبا جمع تھے۔ اور شاہ مرحوم اس تقریب کی صدارت فرمانے والے تھے۔ دو بجکر چالیس منٹ پر شاہ مرحوم نے اپنے دار المطالعہ سے نکل کر جلسہ گاہ میں قدم رنجہ فرمایا۔ اور سلامی لی۔ اس موقعہ پر طلبا نے فوجی ترانہ گایا۔ اور شاہ افغانستان زندہ باد کے فلک بوس نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ شاہ موصوف ارکانِ حکومت کی معیت میں طلبا کی صحت اور ان کے مطالعہ کے متعلق استفسار فرماتے ہوئے آہستہ آہستہ گزر رہے تھے۔ کہ عین اس موقعہ پر پستول کی تین گولیوں کے پے در پے چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور شاہ نادر خاں دائیں جانب لغزش کھا کر بغیر کچھ کہے سنے گر پڑے...... شاہ کو محل میں پہونچایا گیا۔ جہاں پر وہ خاندان کے افراد کی موجودگی میں دس منٹ کے قلیل عرصہ میں راہگرائے عالم بقا ہوئے"!

۱۹۔ نومبر کے "زمیندار" نے یونائیٹڈ پریس کی مہیا کردہ جو اطلاع شائع کی۔ وہ یہ ہے:۔

"عبد الخالق نے تین فائر کئے۔ ایک گولی شاہ نادرشاہ کی پیشانی پر لگی۔ دوسری رخسار پر اور تیسری سینہ پر بیٹھی۔ شاہ نادرشاہ کی روح اسی وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی"!

"آہ" کا مفہوم پورا ہوا

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ قاتل مجسم اجل بن کر نمودار ہوا اس نے غیر متوقع طور پر اچانک حملہ کیا۔ اور حملہ فوری وفات کا موجب بن گیا۔ موت تو آخر ہر ذی روح کے لئے لازمی ہے۔ اگر نادرشاہ اس موقعہ پر وفات نہ پاتے۔ تو بھی ہمیشہ کے لئے زندہ نہ رہتے۔ کسی نہ کسی دن فوت ہو جاتے۔ لیکن ملک اور قوم کی خدمت کرتے ہوئے ایک غدار قوم کے ہاتھوں ان کا وفات پانا جہاں ان کے لئے دنیا کی نظروں میں وجۂ اعزاز بن گیا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے آج سے ۲۸ سال قبل جو خبر دی تھی۔ اس میں نہ صرف یہ بتایا گیا تھا۔ کہ ایک شخص نادرشاہ نام کا افغانستان کے تخت پر بیٹھے گا۔ بلکہ "آہ نادرشاہ" کہکر یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ اس کی وفات اچانک ہو گی۔ اور فوری ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا:۔

پیشگوئی کا تیسرا حصہ

اس پیشگوئی کے تیسرے حصہ "کہاں گیا" کے الفاظ میں اس حسرت و اندوہ اور غم و الم کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو کسی قیمتی اور مفید چیز کے کھو جانے پر لاحق حال ہوتا ہے۔ چونکہ نادرشاہ نے نہ صرف اہل کابل کو بچہ سقہ ایسے ظالم اور جفاکار ڈاکو کے پنجۂ ستم سے آزاد کرایا تھا۔ بلکہ ملک میں امن و امان قائم کر کے اسے شاہراہ ترقی پر ڈال دیا تھا اس لئے ان کے وجود کو نہایت قیمتی سمجھا جاتا تھا۔ اور چار سالہ دورِ حکومت

ہیں انہوں نے انہی لوگوں کے دلوں میں پُوری طرح گھر کر لیا تھا۔ جن کے قلوب میں امان اللہ ۹۔ سال حکومت کرنے کے باوجود اپنی ہمدردی کا ایک شائبہ بھی پیدا نہیں کر سکا تھا۔ چنانچہ جب وُہ بچہ سقہ سے ڈر کر ہوائی جہاز کے ذریعہ بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ تو کسی نے اس کی بات تک نہ پوچھی۔ اور ہمدردی کا ایک کلمہ بھی اس کے حق میں نہ کہا۔ لیکن نادر شاہ کی وفات پر انہوں نے غم و الم کا ایسا مظاہرہ کیا۔ جس کی نظیر کابل کی ساری تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

کابل میں غم و الم کا بے مثال مظاہرہ

چنانچہ لکھا ہے:۔

"شہادت کے فوراً ہی بعد عامۃ الناس سراسیمہ ہو کر فریاد و واویلا کرتے ہُوئے کہ ہائے بادشاہ قتل ہو گیا۔ ہائے بادشاہ قتل ہو گیا۔ کا شور مچاتے ہُوئے بازاروں اور گلیوں کی جانب دوڑے ایک کہرام مچ گیا۔ اور کابل پر رنج و غم کی گھٹا چھا گئی" (سیاست ۱۶- نومبر)

"عینی شاہد کا بیان ہے۔ کہ:۔

"شاہ مرحُوم کے قتل کی خبر۔ وحشت اثر گولیوں کی آواز کے ساتھ ہی طول و عرض شہر میں مشتہر ہو گئی۔ اور اس خبر کے سُنتے ہی لوگوں کا ایک انبوہ کثیر آنسو بہاتا۔ سر پیٹتا۔ اور بال نوچتا ہُوا جمع ہو گیا۔ اس موقعہ پر اس امر کا بڑا خدشہ تھا۔ کہ کہیں مجرم اور بے گناہ اشخاص سپاہیوں کے غیظ و غضب کا شکار نہ بن جائیں۔ لیکن نئی فوج نے جسے شاہ مرحوم نے ترتیب دی تھی۔ اپنا نظم و نسق قائم رکھا اور وزیر حرب کے حکم سے گلی کوچوں میں امن بحال رکھنے کے لئے فوراً پولیس تعینات کر دی گئی" (زمیندار ۱۶- نومبر)

"انقلاب" (۱۶- نومبر) میں اس موقعہ کی خبر ان الفاظ میں شائع ہُوئی۔ کہ "طلبا قاتل پر پل پڑے۔ اور انہوں نے اس کو بُری طرح پیٹا۔ لیکن وزیر جنگ اور وزیر تعمیرات نے بہت جلد اس کو چھڑا لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ حاضرین میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ سب کے سب نہایت درد و کرب کی حالت میں شاہ غازی مارے گئے۔ شاہ غازی مارے گئے۔ چلاتے تھے۔ جم غفیر جمع ہو گیا۔ لوگ رنج و قلق سے رونے چلانے اپنے بال نوچتے تھے۔ سروں پر خاک اڑاتے۔ واویلا کرتے۔ اور قاتل پر نفرین بھیجتے تھے"

جنازہ اٹھانے کے متعلق جو خبر اخبارات میں شائع ہُوئی۔ اس میں لکھا ہے:۔

"جنازہ میں شاہی خاندان کے ممبر۔ ڈپلومیٹک کور یعنی پارلیمنٹ کے ممبر۔ سول اور فوجی افسر۔ صوبجات کے نمائندے۔ اور ۵۰ ہزار عام اشخاص شامل تھے۔ رستہ میں فوجی سپاہی اور عوام روتے اور ٹھنڈے سانس بھرتے تھے" (پرتاپ ۱۷- نومبر)

افغانستان کی سرزمین میں نادر شاہ کابل کا قتل اپنی نوعیت کا پہلا حادثہ نہیں۔ اس سے قبل کابل میں اس قدر حکمران قتل کئے جا چکے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں طبعی موت مرنے والوں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ لیکن نادر شاہ کے حادثہ قتل پر اہل کابل نے جس غم و الم کا اظہار کیا اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مقتول حکمران کے متعلق کبھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس سے "آہ نادر شاہ کہاں گیا" میں جس غم و اندوہ کی خبر دی گئی تھی۔ اس کا غیر معمولی طور پر پورا ہونا ثابت ہے۔

ہندوستان میں غم و الم کا اظہار

کابل تو کابل ہندوستان میں بھی نادر شاہ کی وفات سے بے حد رنج و الم محسوس کیا گیا۔ جس کا اظہار ابھی تک اخبارات کے صفحات میں کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں صرف چند اخبارات میں سے بعض اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ "آہ۔ صد ہزار حسرت و آہ۔ کہ آج افغانستان اپنے بہترین خادم سے محروم ہو گیا" (انقلاب ۱۱- نومبر)

۲۔ "نہ رہا وا اسفا دہر میں اک بطل جلیل
کوئی جرأت میں نہ تھا جس کا سہیم اور عدیل" (زمیندار ۱۱- نومبر)

۳۔ "آہ نادر شاہ خلد آشیاں" (سیاست ۱۱- نومبر)

۴۔ "ہیہات و چہ رونق ایمانیاں برفت ❊ آں صدر بزم دودۂ درانیاں برفت
آں تاجدار و شاہ شریعت پناہ چہ شد ❊ پشت و پناہ دین رسول خدا چہ شد" (ہمدم ۱۱- نومبر)

۵ "ہندوستان کے ہوش و حواس پر یہ برقی خبر بجلی کی طرح گری۔ کہ ۸- نومبر ۳ بجے اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی بادشاہ افغانستان کو کسی غدار وطن نے شہید کر دیا۔ تمام مسلمان غم و افسوس کی تصویر بن گئے" (مدینہ ۱۳ نومبر)

۶۔ "افسوس صد افسوس بیٹھے بٹھائے یہ کیا ہو گیا۔ ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال۔ دُنیائے اسلام اس نادر شخصیت کے دفعۃً نظر سے اوجھل ہو جانے سے جس قدر بھی افسوس کرے۔ تھوڑا ہے" (انقلاب ۲۲- نومبر)

پیشگوئی کے تیسرے حصہ کا پُورا ہونا

ان اقتباسات میں نہ صرف انتہائی غم و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے بلکہ مختلف صورتوں میں وہی الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اگر کوئی ان اقتباسات۔ اور ایسے ہی ہزارہا دوسرے فقرات کا جو نادر شاہ کے متعلق اظہار رنج و الم کے لئے اخبارات میں شائع ہُوئے۔ مختصر اور جامع الفاظ میں خلاصہ تیار کرے۔ تو وُہ خلاصہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"

پیشگوئی کے الفاظ بحیثیت مجموعی

پھر پیشگوئی کے الفاظ پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب نادر شاہ کی افسوسناک وفات ہو گی۔ اس وقت کابل کو ان کی بے حد ضرورت ہو گی۔ اور ان کی قابلیت کا سکہ بیٹھ چکا ہو گا۔ اس کا پتہ جہاں اس غم و الم سے لگتا ہے جس کا اظہار اہل کابل نے نہایت غیر معمولی طور پر کیا۔ وہاں ان اخبارات سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جنہوں نے اس بارہ میں رائے زنی کی ہے۔ اور جن میں سے چند ایک کے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

مسلمان اخبارات کے بیانات

۱۔ "ایک شقی القلب۔ عاقبت نااندیش۔ اور افغانستان و افاغنہ کے بدترین دشمن نے اس بیش بہا زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ جو موجودہ نازک دور میں سرزمین افغانستان کی آرزوؤں اور امیدوں کی بہترین پناہ گاہ تھی ۔۔۔۔ دور حاضرہ میں جرأت۔ دلیری۔ مردانگی۔ مہارتِ فن سپہگری۔ عدیم النظیر تدبر۔ عدیم المثال ایثار اور افغانستان کی فلاح و بہبود اور سربلندی و برتری کا نادر روزگار محافظ نادر روزگار پاسبان اور نادر روزگار عاشق تھا" (انقلاب ۱۱- نومبر)

۲۔ "ایسے نیک نفس۔ پاک طینت۔ رعایا پرور۔ مدبر۔ غیور۔ شجاع۔ رحمدل بادشاہ کی شہادت نہ صرف افغانستان بلکہ کل دُنیائے اسلام کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے۔ اور اس پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے۔ وُہ کم ہے۔ یقیناً شاہ نادر خان کا نام تاریخ میں ابد الآباد تک زندہ رہیگا" (الامان دہلی ۱۱- نومبر)

۳۔ "ہمیں آج افغانستان میں کوئی دوسرا فرد اس غیر معمولی قابلیت اور ذہانت و فراست کا مالک نظر نہیں آتا۔ اور بلاشبہ یہ ایک ایسا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جس پر ملت افاغنہ جتنا بھی ماتم کرے۔ کم ہے" (الجمعیۃ ۱۳- نومبر)

۴۔ "کنگ نادر شاہ کی موت ایک ایسے بلند حوصلہ بہادر اور ایک ایسے عالی دماغ مدبر کی موت ہے جس کا بدل ملنا بہت دُشوار ہے۔ یہ یقیناً ملک افغانستان کی بدنصیبی ہے۔ کہ اس نے ایسی گراں قدر ہستی کو کھو دیا" (سرفراز ۱۳- نومبر)

۵ "محمد نادر شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اس وقت نہ صرف افغانستان بلکہ دُنیائے اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ایسا جلیل القدر مرد میدان۔ مدبر۔ عادل۔ اور خدا ترس سلطان ہمیشہ نہیں پیدا ہُوا کرتا۔ ایسی ایسی خاص عظیم الشان ہستیوں کو خدائے پاک ہمیشہ خلق خدا کو کسی زبردست مہلکہ سے بچانے۔ مردہ قوموں کو زندہ اور ان کے بکھرے ہُوئے شیرازہ کو مجتمع کرنے کے لئے بھیجا کرتا ہے۔ ظاہر و باہر ہے کہ شاہ شہید نے افغانستان کو نہ صرف موت کے مُنہ سے بچا کر دُنیائے اسلام پر احسان عظیم کیا۔ بلکہ پانچ سال کے عرصہ میں وُہ کچھ کر دکھایا۔ کہ ہر شخص کو چار و ناچار احسنت و مرحبا کہنا پڑا" (سیاست ۱۵- نومبر)

یہ تو مسلمان اخبارات کے بیان ہیں۔

غیر مسلم اخبارات کے بیانات

اسی سلسلہ میں دو تین غیر مسلم اخبارات کی رائے بھی ملاحظہ ہو:۔

اخبار پرتاپ (۱۱- نومبر) نے لکھا:۔ "کنگ نادر خان نے اپنی چار سال کی مختصر حکومت میں فاقہ کش اور دیوالیہ افغان قوم کو تباہی سے بچا کر ترقی کے راستہ پر ڈال دیا تھا"

اخبار ملاپ (۱۱- نومبر) نے لکھا:۔ "افغانستان کی آزادی زبردست خطرہ میں تھی۔ اس وقت نادر خان نے مسیحا بن کر مرتے ہُوئے افغانستان کو بچایا"

اخبار سٹیٹسمین (۱۰- نومبر) نے لکھا:۔ "کسی شرارت پسند نے کنگ نادر خان کی زندگی کا خاتمہ کر کے افغانستان کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ کنگ نادر خان کا خاندان صحیح معنوں میں موجودہ افغانستان کو بنانے والا ہے۔ ان کی حب الوطنی۔ ان کی قربانی کرنے کی طاقت اور ایک دوسرے کے لئے وفاداری انہیں اپنے ملک کے عام لوگوں سے بلند سطح پر کھڑا کرتی ہے"

"ٹائمز آف لنڈن" نے لکھا:۔ "وُہ بے مثال لیاقت اور جرأت کے مالک تھے اور ڈپلومیسی کے ماہر تھے۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے ملک میں جو امن قائم کیا تھا۔ وُہ پھر خطرہ میں پڑ گیا ہے" (بحوالہ پرتاپ ۱۳- نومبر)

سیرت خاتم النبیین کی ایک پُرعظمت مثال

از جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

رسولِ کریم کی شانِ تقدس

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ اصدق الصادقین اور سید الانبیاء والمرسلین ہونے کی شان کے ساتھ ایک بے مثال اور بے نظیر ہستی ہیں۔ جن کی نبوت اور رسالت کا آفتاب صداقت کی تیز اور پُر نور شعاعوں کے ساتھ دنیا کے کونہ کونہ میں اس قدر ضیا پاشی کے ساتھ جلوہ نما ہو رہا ہے۔ کہ کسی بھی حق پرست اور حق بین کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم جو آنحضرتؐ کے خلق عظیم اور آپ کی پُرعظمت سیرت کی ایک کامل تفسیر اور مکمل تصویر ہے۔ اس کے مختلف مقامات میں غور کرنے سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آپ میں شان تقدس طہارت نفس اور بے نفسی کس اعلےٰ مرتبہ کی پائی جاتی ہے۔ اور آپ کے مخالف اور آپ کو مفتری قرار دینے والے صداقت اور حق پرستی کے کسقدر خطرناک دشمن ہیں:۔

دنیا میں ایک مفتری اور دروغ گو انسان کا اصل مقصد خودغرضانہ مقاصد کے دائرہ کے اندر اندر ہی محدود رہتا ہے۔ اور وہ حصول مقصد کی خاطر جو محض خودغرضی اور مفاد دنیوی کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ صدق اور راستی سے کچھ بھی واسطہ نہیں رکھتا۔ دنیا دار پبلک کی رضا اور موافقت کو اپنے مقصد اور مفاد کے حصول کی کلید سمجھتا ہے۔ اور کبھی پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی ایسی بات کرے۔ جس سے پبلک بگڑ جائے۔ اور اس کے خودغرضانہ مقصد کو کسی طرح کا کوئی نقصان پہنچے۔ لیکن انبیاء خصوصاً سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر نظر کی جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی طرز زندگی ایسے نہج پر واقع ہوئی ہے۔ کہ جس کو مفتریانہ کارروائی اور دنیا دارانہ اور خودغرضانہ عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

ذیل میں بطور مثال آنحضرتؐ کے سوانح سے ایک واقعہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جو آپ کی بے نفسی اور طہارت نفس اور خودغرضانہ حالتوں سے پاک اور برتر حالت پر ایک روشن دلیل ہے۔

آنحضرتؐ کی بعثت کا زمانہ

یہ امر مسلم ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی بعثت کا زمانہ ظھر الفساد فی البر والبحر کی کیفیت کا کامل نقشہ تھا۔ اور چونکہ رسومات قبیحہ اور بدعات شنیعہ اور ضلالات خبیثہ کے پیدا ہو جانے سے شرائع سابقہ بگڑ چکی تھیں۔ اور کتب سماویہ محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ اس لئے تمام کتب کی جگہ حکمت الٰہیہ نے ایک ہی صحیفہ صحفاً مطہرة فیھا کتبٌ قیمہ کی شان کا مصداق اور تمام اقوام عالم کے لئے ایک ہی رسل وما ارسلناک الا رحمة للعالمین کے مرتبہ کا صاحب کمالات اور ایک ہی شریعت الیوم اکملت لکم دینکم الخ کے معنوں میں تمام شرائع کی بجائے قائم فرمائی۔ پس ایسے حالات میں آنحضرتؐ کا شارع کی حیثیت میں تمام رسومات اور بدعات اور ضلالات کا مقابلہ کرنا۔ اور ان کا استیصال فرمانے کے ساتھ نئی شریعت کے احکام کا نافذ کرنا۔ اور اعتقادی اور عملی شریعت کے لحاظ سے دنیا میں ایک نیا انقلاب پیدا کرنا۔ یہ وہ عظیم الشان کام تھا۔ جسے سرانجام دیتے ہوئے بات بات پر قوموں کی مخالفت اور قدم قدم پر درندہ صفت اور گزندہ خصلت انسانوں سے مزاحمانہ اور معاندانہ مقابلہ تھا۔ انہی واقعات میں سے ایک واقعہ حضرت زینب ام المومنین کے نکاح کے متعلق فتنہ انگیزی کا ہے گو اسی واقعہ کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کو خاتم النبیینؐ کا خطاب بارگاہ قدس سے عطا ہوا۔ میں "الفضل" میں اس واقعہ کو آنحضرتؐ کی سیرت کے ہزارہا واقعات میں سے بطور مثال پیش کرنا زیادہ موزوں اور مناسب سمجھتا ہوں:۔

حضرت زینب کے نکاح کا واقعہ

مختصر طور پر تو واقعہ اتنا ہی ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت زینب جو قبیلہ قریش کی معزز خواتین میں سے کئی طرح کی خصوصیات کی وجہ سے باوجاہت اور ممتاز خاتون تھیں۔ اور رشتہ قرابت کے لحاظ سے آنحضرتؐ کی پھوپھی کی دختر تھیں۔ ان کا زید سے جو آنحضرتؐ کا آزاد کردہ غلام تھا نکاح کر دیا گیا۔ پھر زید کے طلاق دینے کے بعد ان کا نکاح بامر الٰہی آنحضرتؐ سے انعقاد پذیر ہوا۔ یہ نکاح کئی طرح سے عرب کی رسومات قدیمہ اور بدعات سیئہ کے لحاظ سے قابل اعتراض تھا۔ گو بات تو اتنی ہی تھی۔ جو بصورت اختصار بیان کر دی گئی ہے۔ لیکن آنحضرتؐ کی شان صادقانہ اور استقلال مرسلانہ کے لحاظ سے آپ کی سیرت کا پہلو ملحوظ رکھتے ہوئے اس واقعہ پر نظر ڈالی جائے تو کئی عجیب باتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جو مسلم اور غیر مسلم دونوں فریق کے لئے زیادت علم و حسن عقیدت اور آپ کی قدر و منزلت کے احساس میں اضافہ کا موجب ہیں۔

ایک غلام سے انتہائی حسنِ سلوک

آنحضرتؐ کا زید کو جو آپ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ اور غلامی کے داغ سے ملوث ہونے کی وجہ سے عام لوگوں میں حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اپنا متبنیٰ بنالینا ایک بالکل نرالی بات تھی۔ جو قریش کی غیورانہ اور کبر آلود نگاہوں میں حیرت انگیز اور تعجب خیز تھی۔ کیونکہ آنحضرتؐ نے عربوں کی رسم کے مطابق قریش ہاں معزز قریش اور سرداران عرب کے صلبی بیٹوں کے بلند ترین مقام اور مرتبہ پر اسے سرفراز کر دیا۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ حضرت زینب جیسی معزز خاتونِ قریش کو بھی عقد میں لینے کا اعزاز بخشا۔ کیا دنیا میں کوئی انسان جو رسوم میں جکڑی ہوئی قوم میں پیدا ہو۔ متکبر اور پُر غرور لوگوں کے اثرات کے اندر نشو و نما پائی ہو پھر امی بھی ہو کسی مکتب اور مدرسہ سے بالکل ناآشنا ہو۔ فطرت کے یہ پاک احساسات رکھنے والا پیش کیا جا سکتا ہے۔ جن پر فلاسفروں کا گروہ اگر ہزارہا سال تک بھی انسانی فطرت کی گہرائیوں کا مطالعہ کرتا رہے۔ تب بھی اس کامل النصیب اور عجیب الحکمت فطرت کے انسان ہاں پاک اور مقدس انسان کے گہرے اور پاک احساسات کی حد کو معلوم نہ کر سکے۔ جس نے رحمۃ للعالمین ہو کر عالمین کی ہر ایک چیز کو اس کے مناسب حال کامل مرتبہ عطا کیا۔ اور دنیا جہان کے سب انسانوں کو انسانیت کی ایک ہی لڑی کے متفرق موتی قرار دے کر انسانیت کے مشترکہ حقوق میں برابر کا شریک ٹھہرایا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ کما ینبغی بکمالہ وافضالہ

متبنیٰ کی رسم اور رسول کریمؐ

آنحضرتؐ کی شریعت اور قرآنی تعلیم کے رو سے متبنیٰ کی رسم ممنوع قرار دی گئی۔ لیکن قبل از نہی و منع آنحضرتؐ کو بھی اس رسم پر عمل فرما ہونے کے لئے موقعہ ملا۔ جس سے اس بات پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ انبیاء بعض امور کے جو بعد میں کشیف حق کے ذریعے ممنوع قرار دیئے جاتے ہیں رسمی طور پر قائل بلکہ عامل بھی ہو سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبل از دعوے اقرار حیات مسیحؑ اور بعد از دعوے بانکشاف حقیقت انکار از حیات مسیحؑ کے متعلق اعتراض کرنے والے علماء اسلام کے لئے آنحضرتؐ کا یہ واقعہ سبق آموز ہے:۔

پُرعظمت ایثار

آیت ما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی اللہ و رسوله امراً ان یکون لھم الخیرة الخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت زینب بنت جحش اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش کے دل میں جو زید کے نکاح کے متعلق تردد اور تامل یا انقباض تھا اس آیت کے ماتحت انہوں نے اپنے اختیار اور مرضی کو خدا اور اس کے رسول کی مرضی پر قربان کر دیا۔ اس آیت کے ماتحت حضرت زینب اور ان کے بھائی کا قوم قریش کی معززانہ شان کا احساس رکھتے ہوئے ایک غیر کفو جو قومیت کے لحاظ سے قریش کے نزدیک بدرجہا کمتر سمجھا جاتا تھا۔ اور شخصی حیثیت کے لحاظ سے آزاد شدہ غلام تھا۔ بظاہر ایسی ادنےٰ حیثیت کے انسان کے ساتھ نکاح کرنا قومی اور شخصی وجاہت کے ساتھ احساس فطرت کے لحاظ سے بہت مشکل امر تھا لیکن آنحضرتؐ

کی پاک فطرت اور اسلام کی پاک اور کامل تعلیم جن پُرحکمت حقائق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نکاح کے لئے محرک ہوئی۔ وہ ایک بلند ترین نصب العین اور بلند سے بلند مطمح النظر کا اثر اور نتیجہ تھا۔ اور زینب اور عبد اللہ کا اپنی قومی اور شخصی وجاہت اور ماحول کے تاثرات کو زید کی ادنےٰ حیثیت کے بالمقابل قربان کر دینے کے ساتھ نکاح کے لئے تیار ہو جانا ایک ایثار ہے۔ اور پُرعظمت اور بہت بڑا ایثار جس سے ایک طرف آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ آپ کا اپنے متبعین پر کتنا گہرا اثر تھا۔ اور دوسری طرف متبعین کے ایثار کا نمونہ کہ آنحضرتؐ کے ارشاد کے لئے نفس کو قربانیوں کی کن کن شکل اور کٹھن گھاٹیوں سے گذار دیا۔ اور خدا کی رضا کی مقدس ہیکل اور مقدس قربان گاہ کے لئے کیسے کیسے احساسات نفسانیہ کی قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ جو بجز کامل اخلاص اور کامل تعلق اور کامل ایمان کے ناممکن ہے

حضرت زینب کے کامل ایمان کی برکت

آیت و اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت زینب اور زید کے ایمان کے درمیان کتنا بڑا فرق تھا۔ حضرت زینب کا وہ ایمان ہے۔ کہ محض اللہ اور اس کے رسول کی خاطر نہ لوگوں کی پرواہ کی۔ نہ ان کی ملامتوں کی۔ نہ قومی اور شخصی وجاہت کی۔ اور نہ ہی ان احساسات اور تاثرات کی۔ جو ایسے کام کے لئے اس حد تک سدّ راہ ہو جاتے ہیں۔ کہ انسان جان پر کھیل کر موت کو قبول کر لیتا ہے لیکن حضرت زینب نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر بوجہ ایثار مومنانہ سب کچھ قبول کیا۔ اور کسی کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ لیکن حضرت زید کا حضرت زینب کے مومنانہ اور مخلصانہ ایثار کے مقابل یہ حال ہے۔ کہ آنحضرت زید کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ امسک علیک زوجک واتق اللہ کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بالمقابل نکاح میں رکھ۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈر۔ اور تقوےٰ اختیار کر۔ اس کے ساتھ ہی اس کی علت اور توجیہ بھی بیان فرما دی۔ کہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ یعنے تو اپنے نفس میں چھپاتا ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ ظاہر کرنے والا ہے۔ اور اس وجہ سے کہ تو لوگوں سے ڈرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کا زیادہ حق ہے۔ کہ تو اس سے ڈرے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ زید کے دل میں خدا کی عظمت کے بالمقابل لوگوں کی عظمت اور ہیبت کا زیادہ خیال تھا۔ جس سے حضرت زینب اور حضرت زید کے ایمانی مراتب کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت زینب اپنی کامل مومنانہ شان اور مخلصانہ ایثار کی برکت سے صحابی کی زوجیت سے سید المرسلین کی زوجیت کے شرف سے مشرف کی گئیں۔ اور الٰہی حکم اور وحی متلو کی نص صریح سے آپ کا نکاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوع میں آیا۔

رسول کریمؐ کی شان کے خلاف

بعض لوگوں نے وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ کو آنحضرتؐ کے حق میں سمجھا ہے لیکن اس کے بعد کے یہ الفاظ کہ الذین یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ مانع ہے۔ کہ پہلی آیت کو آنحضرتؐ کے حق میں خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور مخاطبہ کے سمجھیں۔ کیونکہ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اپنے رسولوں کے متعلق یہ دستور ذکر کیا ہے۔ کہ وہ صرف خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور خدا کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ اگر آنحضرتؐ کے سوا دوسرے رسول جو ایک ایک قوم کے لئے مامور تھے۔ وہ بھی اس صفت سے متصف قرار دیئے گئے۔ تو آنحضرتؐ جو سب نبیوں کے قائم مقام اور سب دنیا کی قوموں کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے۔ ان کی قوت اور شجاعت تو سب رسولوں سے بڑھ کر ہونی چاہیئے۔ پس وتخفی فی نفسک اور تخشی الناس اور واللہ احق ان تخشٰہ میں آنحضرت کو مخاطب قرار دینا ایک تو آیت لا یخشون احدا کے خلاف ہے۔ دوسرے آنحضرت کی پر رفعت شان جو سب رسولوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی حیثیت کے بھی منافی ہے۔ (جیسا کہ آیت ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ بھی اسی بات کی مؤید ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب نبی کے لئے خدا کے فرائض کی ادائیگی میں کچھ حرج اور تنگی نہیں پائی جاتی۔ تو خدا کے مقابل تخشی الناس سے تو حرج اور تنگی ظاہر ہوتی ہے۔ جو آیت کے منشاء اور نبی کی شان کے بالصراحت خلاف ہے) اور اگر آنحضرتؐ کے قول امسک علیک زوجک واتق اللہ تک آنحضرتؐ کا قول ہوتا۔ اور بعد کا قول خدا تعالےٰ کی طرف سے تو اس صورت میں بجز ان اقسام وقف دونوں قولوں کے درمیان ضرور کسی قسم کا نشان وقف دے کر اس التباس کا رفع فرما دیتے لیکن اس مقام کو وقف سے خالی رکھنا گویا ماہران علم اوقاف کے نزدیک بالاتفاق یہ مسلّم ہے۔ کہ واتق اللہ اور وتخفی فی نفسک ایک ہی متکلم کا کلام ہے۔ اور وتخفی کی واؤ عاطفہ بھی بسلسلہ خطاب آنحضرت کے مقولہ کو ہی مخاطبۃً ظاہر کر رہی ہے۔

آنحضرتؐ کا زید سے خطاب

آنحضرتؐ کا زید کو مخاطب کر کے امسک علیک زوجک واتق اللہ فرمانا کئی وجوہ سے ہو سکتا ہے۔ ایک اس لحاظ سے کہ یہ نکاح نص قرآنی کی تحریک یعنی آیت ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ الخ کے ماتحت انجام پذیر ہوا تھا۔ آنحضرت جو حامل وحی تھے۔ آپ کا دلی منشاء تھا۔ کہ یہ تعلق آخر تک خیر و خوبی کے ساتھ قائم رہے۔ پھر اس لحاظ سے بھی کہ یہ نکاح اللہ اور اس کے رسول کی تحریک کے نیچے ہوا تھا اور طلاق کی صورت میں مخالفان اسلام کے طعن و تشنیع کا خیال تھا۔ کہ وہ کہیں گے۔ اللہ رسول کی تحریک کے نیچے جو کام سرانجام پایا وہ درمیان میں ہی رہ گیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کے علم اور قدرت اور مخلوق کے افعال کے متعلق بصورت جزا جزا افعال الٰہی مترتب ہوتے ہیں۔ ان سب کے متعلق بالکل جداگانہ قوانین ہیں۔ لیکن یہ صورت عارفانہ تفقیر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور جاہل جو بوجہ عناد اور تعصب اسلام کی مخالفت پر تلے رہتے ہیں۔ انہیں ایسی معرفت اور علم سے کیا مطلب۔ وہ تو جا و بے جا اعتراض کرنا جانتے ہیں۔ لیکن نبی لوگوں کو لغزش سے بچانے کی غرض سے پھر بھی احتیاط کا حد درجہ خیال رکھتے ہیں۔ تا کوئی شخص ہدایت سے محروم نہ رہے۔ پھر اس لحاظ سے بھی کہ حضرت زینب جنہوں نے ایک کامل ایثار کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کے آگے گردن جھکا دی تھی۔ آنحضرت کا ان کی دلجوئی کے لئے زید کو نصیحت کرنا بالکل مناسب تھا۔ واتق اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زینب اور زید کے درمیان تنازعہ اور شکر رنجی کی صورت پیدا ہو جانے میں زیادتی حضرت زید کی طرف سے ہوتی تھی۔ کیونکہ تقوےٰ کے لئے نصیحت صرف انہی کو کی گئی۔ ورنہ دونوں کو کی جاتی۔

وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زید اپنے دل میں جو امر پوشیدہ رکھتا تھا۔ وہ ارادہ طلاق تھا۔ اور یہی وہ بات تھی۔ جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور یہی وہ بات تھی۔ جس کے متعلق حضرت زید اپنے دل میں آنحضرت اور صحابہ کی ناراضگی کا اس حد تک خیال رکھتے تھے، کہ اللہ تعالےٰ کی خشیت اور اللہ کا خیال بھی اتنا ان کے دل میں نہ محسوس ہو سکا۔ کبھی بشری کمزوری یا روحانی کمزوری کی وجہ سے ظاہری اسباب کا اثر طبیعت پر اس قدر مستولی ہو جاتا ہے۔ کہ خالق الاسباب کی عظمت کا خیال اسباب کی عظمت کے خیال کے نیچے دب جاتا ہے۔ اور کمی معرفت یا کسی روحانی عارضہ کے پیدا ہونے سے ایسا ہونا بالکل ممکن ہے۔ حضرت زید کو آنحضرتؐ اور صحابہ کی ناراضگی کا خیال اس وجہ سے تھا۔ کہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرتؐ نے جس شفقت اور رحمت اور بے حد عنایت سے یہ نکاح کرایا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی متلو میں اس تحریک کو عمل میں لایا گیا۔ اب اس طلاق سے آنحضرتؐ اور آنحضرتؐ کی اتباع اور موافقت میں صحابہ کا ناراض ہو جانا بھی ممکن ہے۔ پس آنحضرتؐ کا یہ فرمانا۔ کہ اے زید تو لوگوں سے تو ڈرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ سب سے بڑھ کر اس بات کا حق رکھتا ہے۔ کہ تو اس سے ڈرے۔ اور یہ بات زید کے متعلق واتق اللہ کی نصیحت کے قرینہ کے ساتھ بالکل بجا اور درست معلوم ہوتی ہے۔ کہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ آنحضرت کا کلام ہے۔ جو بطور نصیحت زید کے حق میں فرمایا گیا۔ اور یہ امر کہ آنحضرت کا وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ کا فقرہ فرمانا۔ کہ دل میں تو طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس بات کا علم آنحضرت کو کس طرح حاصل ہو گیا۔ کیونکہ یہ تو دل کی مخفی بات تھی۔ تو اس کے کئی ذرائع ہو سکتے ہیں۔

(۱) حضرت زینب کے ذریعہ کیونکہ ان پر زید کے سب طرح کے حالات اور خیالات کا اظہار ہوتا رہتا تھا

(۲) تنازعات کی صورت میں دونوں کے بیانات کو سنکر

قرآن کے ذریعے جس سے صاحب فراست انسان معلوم کر سکتا ہے

(۳) خدا تعالےٰ کی طرف سے تفہیم یا انکشاف کے ذریعے۔ اور یہ ذریعہ بالتوثیق اقوی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے ساتھ ما اللہ مبدیہ کا فقرہ قرینہ اس بات کا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے یہ بات آپ پر منکشف ہوئی ہو۔ جس کے ساتھ مزید انکشاف ما اللہ مبدیہ کے معنوں میں پایا جاتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ آپکو بالوضاحت بتایا گیا ہو جسے آپنے ما اللہ مبدیہ کے الفاظ میں اجمالی طور پر بالاشارت ذکر کر دیا ہو (۴) یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اتفاق سے سب ذرائع کا اجتماع ہو گیا ہو

فرقہ اہل قرآن کے ایک اعتراض کا جواب

اہل قرآن فرقہ امسك عليك زوجك واتق الله کے فقرہ سے یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی حدیث جو فی الواقع حدیث ہو۔ جیسے آنحضرتؐ کا یہ قول اور یہ حدیث جو قرآن میں درج ہے۔ کہ امسك عليك زوجك واتق الله اور جو بصیغہ امر پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی انسان اس پر عمل نہ کرے۔ اور اس سے انکار کر دے۔ تو اس کے مسلم اور مومن ہونے میں فرق نہیں آتا جیسا کہ حضرت زید جو اس کلام میں مخاطب اور مامور ہیں۔ مگر باوجود امسك کے حکم کی خلاف ورزی کے انہوں نے طلاق دے دی۔ اور حکم کی تعمیل نہ کی۔ پھر بھی وہ مومن اور مسلم ہی رہے۔ اس کا جواب بھی ساتھ ہی پایا جاتا ہے۔ اور وہ امسك عليك زوجك کے ساتھ واتق الله کے الفاظ میں ہے۔ اب تقوےٰ کی دونوں صورتیں ہیں امساک زوج کے متعلق بھی اور طلاق کے متعلق بھی۔ جب طلاق شریعت کا مسئلہ ہے۔ اور ایک خاص ضرورت کے پورا کرنے کے لئے شریعت نے اسے مقرر کیا ہے تو جب بھی اس ضرورت حقہ کے لحاظ سے ایک مومن متقی طلاق دے گا۔ وہ تقوےٰ کے ماتحت ہوگی۔ پس زید اگر امساك بحالات عدم توافق کی بنا پر عمل کرنے سے معذور تھا۔ تو واتق الله کے حکم کے ماتحت اس کا طلاق دینا بھی آنحضرتؐ کے حکم کی تعمیل ہی تھی دوسرے قرآن کریم میں جب جا بجا آنحضرتؐ کی اطاعت اور آپ کے حکم کا ماننا ایمان اور اسلام اور آپ کے انکار کو کفر اور بے ایمانی قرار دیا گیا ہے۔ تو فرقہ اہل قرآن کا احادیث نبویہ کے انکار کے لئے حیلے تلاش کرنا اہل قرآن کا کام نہیں۔ بلکہ منکران قرآن کا کام ہے۔ کیونکہ سچے اہل قرآن وہی ہیں۔ جو احادیث نبویہ کو بھی مانتے ہیں۔ ہاں احادیث سے ہماری وہ احادیث نبویہ مراد ہیں۔ جو قرآن کریم کے معارض اور مخالف نہیں۔ اور نہ ہی قانون قدرت اور قانون فطرت کے۔ پس ایسی حدیثوں کا انکار سچے اہل قرآن سے نہیں ہو سکتا ؛

چند اہم باتیں

آیت فلما قضى زيد منها وطرا زوجناكها لكي لا يكون على المؤمنين حرج في ازواج ادعيائهم اذا قضوا منهن وطرا وكان امر الله مفعولا۔ سے کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؛

(۱) یہ کہ قضی زید منها وطرا سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ زید کا ارادہ طلاق جسے وہ بلحاظ اپنی حوائج ضروریہ کے ایک ضروری مقصد قرار دیئے ہوئے تھا۔ طلاق دینے کے بعد حاصل ہو گیا۔ یعنی اس نے اپنی حاجت کو پورا کر لیا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ طلاق دینا زید اپنے لئے مقصد قرار دے چکا تھا۔ ورنہ حضرت زینب کا مقصد ہوتا تو خلع کی صورت رونما ہو سکتی تھی ؛

(۲) بعد طلاق حضرت زینب کا آنحضرتؐ سے تعلق زوجیت قائم کیا جانا۔ یہ امر رسم تبنی کے استیصال کے لئے ایک بہت بڑا حربہ تھا۔ جو آئین شریعت کے لحاظ سے سنگ بنیاد کے طور پر قائم کیا گیا۔ اس عمل کی ابتداء اور آغاز کے لئے آنحضرتؐ کو ہی بطور مثال اور نمونہ کے انتخاب کرنا مومنوں کی سہولت کی غرض سے تھا۔ جیسا کہ لكي لا يكون على المؤمنين حرج سے ظاہر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے متبنی کی مطلقہ کے نکاح کے جواز کا مسئلہ قائم کرنا۔ اور اسے مومنوں کے لئے موجب سہولت قرار دینا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ متبنیٰ کی مطلقہ سے نکاح کی حرمت ایسی خطرناک اور پُر زور رسم کے نیچے دلوں میں راسخ اور قائم شدہ تھی۔ کہ مومنوں کے لئے اس کے استیصال کا ابتدائی عمل بوجہ مخالفت قوم و ملک سخت مشکل اور دشوار تھا۔ لیکن آنحضرتؐ جن کی شان میں ما كان على النبي من حرج فيما فرض الله له وارد ہوا ہے۔ آپ کے لئے خدا تعالےٰ کے حکم کی ادائگی میں کسی قسم کی تنگی اور قبض راہ نہ پا سکتی تھی۔ اور نہ ہی ملک اور قوم کی مخالفت کا کوئی خوف آپ کے دل میں جگہ پکڑ سکتا تھا۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت زینب کے نکاح سے جو متبنیٰ کی مطلقہ کی حرمت کو صلبی بیٹے کی مطلقہ کی حرمت کے حکم میں سمجھنے کے سخت مخالف ظہور میں آیا۔ آنحضرتؐ کے لئے ملک اور قوم کی مخالفت کا کس قدر خطرہ درپیش تھا کیا یہ صورت نکاح جو قومی رسم کے سخت خلاف پائے جانے سے ملک اور قوم کو مخالفت پر آمادہ اور مشتعل کر دینے والی تھی۔ ایک مطلب پرست اور خود غرض مفتری انسان اختیار کر سکتا تھا۔ قطعاً نہیں ؛

(۳) كان امر الله مفعولا سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے۔ کہ متبنیٰ کی مطلقہ کے نکاح کا جواز اور خدا کے حکم کے ماتحت اس کے نفاذ کا مسئلہ یہ اوامر الہیہ سے ایسا امر تھا۔ جس کا بصورت فعل ظہور میں لایا جانا ضروری تھا۔ یعنی یہ امر اٹل اور ہو کر رہنے والا تھا۔ اس فقرہ سے کئی امور مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) یہ کہ احکام شریعت جو اوامر و نواہی پر اشتمال رکھتے ہیں۔ ان میں سے مسئلہ جواز نکاح مطلقہ مذکورہ بھی ایک امر ہے۔

(۲) بقرینہ آیت سنة الله في الذين خلوا من قبل وكان امر الله قدرا مقدورا مسئلہ جواز نکاح مذکورہ بر سبیل سنت مستمرہ پہلی امتوں میں بھی حرام قرار نہیں پایا۔ بلکہ خدا کا یہ حکم اور یہ امر کہ نکاح مذکورہ حلال اور جائز ہے۔ ہر امت کے لئے ایک ہی قانون کی صورت میں مقرر کیا گیا۔ گویا كان امر الله مفعولا کی صورت خاص کو كان امر الله قدرا مقدورا کے قانون عام اور سنت مستمرہ کے نیچے بیان کیا۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ نکاح حضرت زینب اپنی کیفیت میں منفرد نہیں۔ بلکہ خدا کا یہ امر جو بصورت فعل صدور پذیر ہوا۔ یہ خدا کی سابقہ سنت مستمرہ کے مطابق ہے۔

(۳) كان امر الله مفعولا کے فقرہ میں اسم ذات یعنے اسم جلالہ کو لا کر امر کو اس کا مسند قرار دینا اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ یہ امر الوہیت مطلقہ کی شان کے اظہار میں کوئی امر تھا۔ جیسا کہ حکمت الہیہ کے ماتحت آنحضرتؐ کا متبنیٰ کی غلط رسم کو اختیار کرنا اس پر شاہد اور دال ہے۔ ایسا ہی امر کا اسم جلالہ کی اسناد میں لا کر ذکر کرنا صفت علم اور صفت ارادہ اور قدرت کے اظہار میں تصرفات کونیہ کے ماتحت اسباب کا ظہور اس کی تائید کرتا ہے ؛

آنحضرتؐ کی سیرت کا ایک پہلو

آیت ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما میں مخالفین کے اعتراضات کی تردید کی ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ تردید کے لحاظ سے آیت کی تشریح کی جائے۔ آنحضرتؐ کی سیرت اور اخلاقی اور روحانی کمال کا ایک پہلو پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دنیا دار اور ملک اور قوم کی خوشنودی کو اپنے مفید مطلب سمجھنے والا انسان اخلاقی جرأت کے اعلیٰ وصف سے متصف نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پبلک کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اور یا بصورت حمیت جاہلانہ بے جا ضد سے اپنی غلط بات پر ہی اڑا رہتا۔ اور باوجود مدلل اور معقول طریق سے سمجھانے کے پھر بھی اپنی غلطی سے باز آنا عام طور پر نفسانی اور اخلاق فاضلہ سے گرے ہوئے لوگوں کی عادات قبیحہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن آنحضرتؐ کی سیرت حسنہ اور اخلاق فاضلہ کی یہ شان ہے۔ کہ رسم متبنیٰ کے ماتحت بھی قبل از نزول شریعت ایک غلام کو آزاد کر کے متبنیٰ بنایا۔ اور ہمدردی و شفقت کے علاوہ انسانیت کے وسیع قیود کے نیچے تنگ شدہ دائرہ کو مساوات کی فیاضانہ اور حقیقت سے لبریز راہ سے بہت بڑی وسعت دیدی اور جب رسم تبنی کے خلاف الہیٰ احکام کے نزول سے اس کے استیصال کا حکم ہوا۔ تو اس غلط رسم کو مٹانے کے شمشیر بران کی طرح ملک اور قوم کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میدان شجاعت اور بسالت میں نکل آئے۔ اور اس بات کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی۔ کہ لوگ کیا کہیں گے۔ کہ جس رسم کا ایک مدت تک تو خود عامل بنا رہا۔ اب اس کے خلاف اعلان کرتا ہے۔ جس سے تمام ملک اور قوم کو اپنی عداوت اور مخالفت کے لئے آمادہ کرنے کے سوا اور کچھ بھی نتیجہ نہیں نکل سکتا

لیکن چونکہ قرآنی تعلیم اور وحی سے متبنے کی مطلقہ کی حرمت پر کوئی عقلی برہان یا فطری قانون یا کسی شریعت کی ہدایت راہ نمائی نہیں کرتی تھی۔ صرف جاہلانہ رسوم کے تاریک وتار خیالات اور غالیانہ احساسات کے مملو از افراط توہمات کے نیچے یہ غلط رسم قائم ہوئی تھی۔ اس لئے صحیح علم اور صحیح تعلیم کی روشنی میں آنے کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے متبعین پر اس لغو رسم کی بیہودگی اور غلطی کا انکشاف ہو گیا۔ اور آپ نے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً اس کی تردید کی کہ یہ رسم جو حرمت نکاح مطلقہ مذکورہ کے متعلق پائی جاتی ہے۔ یہ غلط اور بالکل غیر معقول اور ناقابل تسلیم و عمل ہے۔ چنانچہ اس کی تردید نہایت معقول طریق پر فرمائی گئی۔

اعتراضات کے جواب

پھر مخالفین کا اعتراض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح زینب بنت جحش کے متعلق بار بار کیا جاتا اور جس پر ہر طرف سے شور وغل اور مطاعن کے آوازے کسے جاتے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا۔ کہ مخالفین کا اعتراض تو اس بنا پر ہے کہ محمدؐ زید کا باپ ہے۔ اور زینب زید کی مطلقہ ہے جس کے ساتھ نکاح کرنا حرام تھا۔ جس کے جواب میں سب سے پہلے ما کان محمد ابا احد من رجالکم پیش کیا۔ کہ زید تو تمہارے رجال یعنی مردوں سے ایک شخص ہے اور بیٹا ہونے کے لئے تو نطفہ ہونا شرط ہے۔ نہ یہ کہ کوئی رجل یعنی مرد ہو۔ اور جوانی کی عمر تک کا ہو اور دوسرے لوگوں سے ہو وہ محمدؐ کا بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے۔ عقل اور فطرت معقولیت اور امر واقع کے لحاظ سے اس کی تغلیط اور ابطال کرتی ہے۔ لہذا اعتراض ہی غلط اور باطل ٹھہرا۔

دوسری صورت حرمت کی یہ ہو سکتی تھی۔ کہ کسی خدا کے رسول کی بیان کردہ حرمت ہوتی۔ سو یہ بات بھی نہیں پائی جاتی بلکہ برخلاف اس کے رسول ہاں خدا کا رسول اس حرمت کا مخالف اور اس کے خلاف فعل کا عامل ہونے سے اس کا مبطل ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ولکن رسول اللہ کے فقرہ سے ظاہر ہے۔

تیسری صورت حرمت کی یہ ہو سکتی تھی۔ کہ آنحضرت سے پہلے نبیوں سے کسی نبی کی طرف سے ایسے نکاح کی حرمت کا اظہار ہوا ہوتا۔ سو اس کے جواب میں خاتم النبیین کے فقرہ سے اس کی بھی تردید کی۔ کہ آنحضرت اپنے اس نکاح سے سب نبیوں کے خاتم یعنی مصدق ہیں۔ یعنی سب انبیاء اسی بات پر متفق تھے کہ متبنے کی مطلقہ حلال ہوتی ہے حرام نہیں۔ اب چوتھی صورت اعتراض کی مقنن کے قانون اور علم کے لحاظ سے ہو سکتی تھی۔ سو اس کی تردید کے لئے وکان اللہ بکل شیء علیما۔ کو پیش کیا گیا۔ کہ متبنے کی مطلقہ کی حلت کا مسئلہ اللہ تعالیٰ کے علم سے ظاہر ہوا ہے۔ جو ہر ایک چیز کے متعلق کامل علم رکھنے والے سب قسم کے علوم کا منبع ہے پس ایسی ہستی کا قائم کردہ قانون اور پیش کردہ مسئلہ قابل اعتراض کیونکر ہو سکتا ہے۔ پس جیسے متبنیٰ کی رسم کہ غیر کے نطفہ کو اپنے نئے حقیقی بیٹا سمجھنا خلاف حقیقت بات ہے۔ اور واقعات کے خلاف پائے جانے سے ایک قسم کا خطرناک جھوٹ ہے۔ جس سے نسل اور وراثت اور قومیت اور خاندانی خصوصیت کو بوجہ غلط نسبت اور غلط اشتراک کے سخت صدمہ پہنچتا تھا اس لئے یہ مسئلہ یعنی متبنے بنانے کا مسئلہ فی الواقع قابل فسخ و محو تھا۔ اور متبنے کی مطلقہ کی حرمت کی رسم بصورت بناء فاسد علی الفاسد تھی۔ اس لئے اس کی حرمت کے غلط مسئلہ کا بھی آنحضرت کے عمل سے جو اس غلط رسم کے مٹانے کے لئے ایک پرشوکت اور زبردست تدبیر تھی۔ ابطال کر دیا۔ اور بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپ کی نبوت اور رسالت کا پر صداقت جلوہ ایسا ظہور فرما ہوا۔ کہ آج عرب کی سرزمین تک محدود نہیں بلکہ عرب کے علاوہ عجم تک اسلامی تعلیم کے اثر کے نیچے اس غلط رسم کو مٹا دیا گیا اور اعتراضات اور مخالفتوں والے بھی ساتھ ہی مٹتے گئے والحمد للہ علی ذالک

چندہ کشمیر اور افریقہ کی احمدی جماعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ کشمیر کے سلسلے میں افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کی خصوصیت سے عرض کیا گیا تھا۔ کہ اب جس حالت میں حضور نے بحیثیت خلیفہ وقت کشمیر کا کام شروع کیا ہے۔ احمدیوں کے لئے لازمی اور ضروری ہو گیا ہے۔ کہ وہ کشمیر کے چندہ کو حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں باقاعدہ ادا کریں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں افریقہ کی جماعتوں کی رپورٹ چھپتی رہی ہے۔ اسی تسلسل میں نمایاں طور پر کام کرتے ہوئے ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب افریقہ سے ۹-۱۹-۱۵ کی رقم ارسال کی ہے۔ اس رقم میں قریباً تمام چندہ دوسرے مسلمانوں کا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

صاحب موصوف نے معطی صاحبان کی ایک طولانی فہرست دی تھی۔ جو افسوس ہے۔ کہ اخبار میں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکی۔ اس تحریر کے ذریعہ معطی صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ رقم اپنے محل پر پہنچ گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب اور افریقہ کی جماعتوں سے مزید عرض ہے۔ کہ کشمیر کے کام کے لئے ان کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر باقاعدہ وصول کیا جائے۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی وصولی کی پوری کوشش کی جائے۔

(فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان)

ایک مبلغ دعوت وتبلیغ کی رپورٹ

سید یوسف شاہ صاحب مبلغ نے اپنے دورہ کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گذشتہ ماہ میں۔ انجمنہائے احمدیہ یکے ابیرچ یاڑی پورہ۔ برازلو۔ کنبہ پورہ۔ نشرت۔ خوہٹرہ۔ نائیگام۔ ویری ناگ کا دورہ کیا۔ ان جماعتوں میں ہر جگہ چندہ کے باقاعدہ رجسٹر اور حساب وکتاب اور رسید بک رکھنے کا انتظام کیا۔ چندہ جلسہ سالانہ بھی جماعتوں سے وصول ہو رہا ہے۔ اور ذمہ دار اشخاص اس کام پر لگائے گئے ہیں۔ چندہ عام مطابق آمدنی وصول کرنے کا انتظام کر دیا ہے اور سابقہ بقایا داران سے بقایا کی وصولی کا یہ انتظام کیا ہے۔ کہ وہ ماہانہ باقساط اپنے سابقہ بقایا کو صاف کریں۔ اس پر باقاعدہ عمل درآمد ہو رہا ہے۔

سید محمد یوسف شاہ صاحب کی یہ کوشش قابل شکریہ ہے۔ امید ہے دیگر مبلغین بھی اپنی کوششوں کو اسی طرح نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کرینگے۔ جو ان کے فرائض کی بجا آوری کا اہم جزو ہے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

ضروری اعلان

نظارت ہذا میں ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی لمیٹڈ جمشید پور ٹاٹا نگر بی این ریلوے کی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے پراسپکٹس موصول ہوئے ہیں۔ بظاہر یہ ایک مفید لائن معلوم ہوتی ہے۔ لہذا احباب جو اس میں داخل ہونا چاہیں۔ وہ مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر پراسپکٹس منگوا لیں۔ جس سے ان کو مفصل حالات معلوم ہو جائیں گے۔

(ناظر تعلیم وتربیت۔ قادیان)

ایک احمدی دوست کے متعلق اعلان

ایک احمدی دوست محمد عبد اللہ صاحب جو بٹالہ یا بٹالہ کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں اور بجلی کے کام سے واقف ہیں قریباً تین سال کا عرصہ گزرا۔ روزگار کے لئے پریشان پھرتے تھے اب انکی ضرورت ہے۔ چونکہ ان کا پورا پتہ نہیں۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ اور ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ اب بھی متلاشی روزگار ہوں۔ تو فوراً امور عامہ میں اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

مراسلات

عثمان پور ریاست جیند میں مناظرہ

۱۲ر نومبر کو انصار اللہ سامانہ کا وفد عثمان پور پہنچا۔ رات کو ۸½ سے ۱۱½ بجے تک مسجد میں جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار اور جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت سامانہ نے وفات مسیح ؑ۔ صداقت مسیح موعود ؑ۔ اجرائے نبوت۔ نشانات مہدی ؑ پر تقریریں کیں۔ غیر احمدی پبلک پر بفضلہ تعالےٰ نہایت عمدہ اثر ہوا۔

۱۳ر نومبر کی صبح کو چودہری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار کے کہنے پر مولوی عبدالرحیم صاحب امام جامع مسجد و مدرس مدرسۃ القرآن پٹیالہ مناظرہ کے لئے آئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی فضل الرحمٰن صاحب مناظر مقرر ہوئے ۸ سے ۱۱½ بجے تک "حیات و وفات مسیح ؑ" اور اجرائے نبوت پر زبردست مناظرہ ہوا۔ غیر احمدی مولوی صاحب اپنی رخصت ختم ہونے کا اور کتابیں ساتھ نہ ہونے کا عذر کرکے بار بار مناظرہ ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر انہوں نے صاف اقرار کیا۔ کہ مجھے اتنی واقفیت نہیں۔ کہ مناظرہ کرسکوں۔ اس نے پٹیالہ کے مونہہ پھٹ مولوی عبدالحمید کو لانے کا وعدہ کیا۔ اور مناظرہ کے لئے مندرجہ بالا دونوں مضامین مقرر کئے۔

۱۶ر نومبر کو احمدی عثمان پور پہنچے۔ علاوہ جماعت احمدیہ کے سامانہ سے بہت سے ہندو اور غیر احمدی بھی مناظرہ سننے کے لئے پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی عبدالحمید صاحب مناظر اور مولوی عبدالرحیم صاحب صدر تھے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار صدر اور محترم مولوی فضل الرحمٰن صاحب مناظر مقرر ہوئے۔ اس مناظرہ میں اللہ تعالےٰ نے حق کو کھلی کھلی فتح عطا فرمائی

(۱) غیر احمدی مناظر احمدی مناظر کی پیش کردہ تیس ۳۰ کے قریب آیات میں سے کسی ایک کی بھی تردید نہ کرسکا۔

(۲) اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی دلیل قرآن کریم سے پیش نہ کرسکا۔

(۳) جو مطالبات احمدی مناظر کی طرف سے کئے گئے۔ ان میں سے کسی کا جواب نہ دے سکا۔

(۴) غیر احمدی صاحبان نے بھی علانیہ اس بات کا اقرار کیا۔ کہ ہمارے مولوی قرآن کریم کے علم سے بالکل کورے ہیں۔

مناظرہ نہایت امن سے ہوا۔ اور اس کے لئے عثمان پور کے تمام غیر احمدی عموماً اور چودہری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار غیر احمدی و چودہری محمد حسن صاحب احمدی نمبردار خاص طور سے قابل شکریہ ہیں۔

خاکسار۔ امین الدین عباسی
سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ

تبلیغی مجالس کا ایک اہم سلسلہ

جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور کی طرف سے ہفتہ وار تبلیغی جلسوں کا سلسلہ تجویز کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی ۱۳ر نومبر ۳۲ء بروز پیر وجود میں آئی۔ جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ کی تقریر احمدیت یعنے زندہ اسلام کے موضوع پر محبوب عالم اینڈ سنز سائیکل ڈیلر نیلہ گنبد لاہور کی دکان میں بعد نماز مغرب ہوئی۔ حاضرین کی تعداد محدود رکھی گئی تھی۔ جس سے مقصود یہ تھا۔ کہ افراد کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ پچیس کے قریب اصحاب آئے۔ جن میں سے اکثریت غیر احمدی دوستوں کی تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسن پیرایہ میں موضوع متذکرہ پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ایک طالب علم نے تقریر کے بعد چند سوالات پیش کئے۔ جن کے نہایت عمدگی سے جواب دیئے گئے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت کامیابی ہوئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو قبولیت حق کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار محمد عبداللہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

لال حسین کا مناظرہ سے فرار

۱۴ر نومبر کو اس جگہ لال حسین مشہور معاند سلسلہ نے لیکچر دیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں سخت بدزبانی کی۔ دوران تقریر میں اس نے کہا۔ ہمیں حضرت عیسےٰ کے مرنے سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ مرا ہوا سمجھ لو۔ نہ اس بات سے غرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ یا نہیں ہم مان لیتے ہیں۔ کہ نبی آسکتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب نبی نہیں۔ پھر اس نے چیلنج دیا۔ کہ کوئی مرزائی میرے مقابلے پر آئے۔ اور مناظرہ کرے۔ خاکسار نے اسی وقت کہا ہمیں آپ کا چیلنج منظور ہے۔ آپ شرائط طے کرلیں۔ اس پر اس نے کہا کہ مرزا صاحب کے صدق اور کذب پر مناظرہ ہوگا۔ اور سوائے مرزا صاحب کی کتابوں کے اور کوئی کتاب پیش نہ ہوگی۔ ایک ثالث رکھ لو۔ جو کہ غیر جانبدار ہو۔ خاکسار نے کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابیں آپ پر چونکہ حجت نہیں۔ اس لئے قرآن شریف۔ احادیث تفاسیر۔ اقوال بزرگان امت کی رو سے آپ کو مناظرہ منظور ہے تو بڑی خوشی سے مناظرہ کرلیں۔ لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوا

خاکسار رشید احمد سکرٹری تبلیغ ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورت استانی

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے

لاہور میں شاندار جلسہ

لاہور ۲۶ر نومبر آج دو بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام یوم النبی ﷺ کی عالمگیر تقریب کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج میں منعقد ہوا۔ جسٹس سر شیخ عبدالقادر صدر تھے ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سردار جواہر سنگھ صاحب بیرسٹرایٹ لاء مولانا غلام محی الدین قصوری ایڈووکیٹ۔ ڈاکٹر نند لال صاحب بیرسٹرایٹ لاء مولانا ظہور الحسن صاحب مجاہد بخارا۔ اور ڈاکٹر ایم۔ آر اپریس پروفیسر ایف سی کالج نے نہایت پر مغز تقریریں کیں۔ جن میں پیغمبر اعظم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان عظیم الشان احسانات کا ذکر کیا۔ جو آپ نے بنی نوع انسان پر کئے ہیں۔ غیر مسلم مقررین کی تقاریر سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ دنیا کا ہر ہوشمند انسان حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل کا معترف ہے۔ چودہری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء کی تقریر شکریہ کے بعد اجلاس برخاست کیا گیا۔

اس قسم کا ایک جلسہ ۷½ بجے مزنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں معززین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کا ذکر کیا۔ خواتین کا بھی ایک جلسہ برکت علی مسلم ہال میں بیگم سر فضل حسین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ (نامہ نگار)

راولپنڈی میں جلسہ

راولپنڈی ۲۷ر نومبر۔ یوم النبی کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ راجہ علی محمد صاحب افسر مال صدر جلسہ تھے۔ پروفیسر سندر داس صاحب پروفیسر بخشی ہربنس سنگھ صاحب (گارڈن کالج) مسٹر نریندر ناتھ پرنسپل انجنیئرنگ کالج اور قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تقریریں کیں۔ حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔ جس میں ہندو اور سکھ تعلیم یافتہ اصحاب کالجوں کے طلباء و وکلاء اور معززین شہر تھے۔ ضلع راولپنڈی میں قریباً پچاس جلسے ہوئے ہیں۔ (نامہ نگار)

کالی کٹ میں جلسہ

کالی کٹ۔ ۳۰ر نومبر یوم النبی بہت کامیابی سے منایا گیا۔ مسٹر نرایجان نائر سابق جج ہائی کورٹ نے صدارت کی۔ قاضی (نام نہیں پڑھا گیا) نایانر۔ ابوبکر کویا اور سوامی دھرما نند نے تقریریں کیں۔ حاضری بہت تھی۔ (سکرٹری انجمن احمدیہ)

پشاور میں کامیاب جلسہ

پشاور ۲۶ نومبر۔ آج مولوی نذیر احمد صاحب سابق مبلغ اسلام گولڈ کوسٹ افریقہ نے ریکیل ہال اسلامیہ کالج پشاور میں بزبان انگریزی "پیغمبر اسلام اور غلامی" کے موضوع پر زیر صدارت مسٹر آر۔ ایل۔ ہولڈز ورتھ پرنسپل لیکچر دیا۔ صاحب صدر نے افتتاحی تقریر میں بیان فرمایا۔ کہ آج کے دن تمام اسلامی دنیا میں رسول خدا کی زندگی کے صحیح حالات ظاہر کرنے کی غرض سے جلسے ہو رہے ہیں۔ فاضل لیکچرار نے قرآن اور احادیث سے ثابت کیا۔ کہ رسول خدا کا منشاء صرف غلامی کے نام کو دنیا سے دور کرنا نہ تھا۔ بلکہ آپ غلامی کی روح کو ہی صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہتے تھے۔ حاضرین نے نہایت شوق سے لیکچر سنا۔ ایم ستار بخش بی۔ اے سکنتھ ایر اسلامیہ کالج پشاور۔

موضع گنج میں جلسہ

سیرت خاتم النبیین کا جلسہ موضع گنج ڈاک خانہ مغل پورہ میں زیر صدارت صوفی علی محمد صاحب اکوٹنٹ میڈیکل سٹور ڈپیو لاہور چھاؤنی ۹½ بجے صبح صوبیدار رحمت علی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ پہلے صدر صاحب نے مختصر الفاظ میں جلسے کی غرض بیان کی۔ خاکسار نے اس مضمون پر تقریر کی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو غلامی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے کیا کچھ کیا۔ ازاں بعد صوفی نواب الدین صاحب نے خاتم النبیین نمبر میں سے رحمت للعالمین پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے غیر مذاہب والوں کے بیان آنحضرت صلعم کے متعلق پڑھ کر سنائے۔ پھر صوفی رحمت اللہ صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ (خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گنج)

کراچی صدر میں جلسہ

کراچی ۲۷ نومبر۔ گذشتہ شب یوم النبی صلعم خالقدینا ہال میں کامیابی سے منایا گیا۔ مسٹر جمشید این۔ آر۔ مہتہ میئر کراچی کارپوریشن نے صدارت کی۔ پروفیسر حکم چند کمار۔ بی۔ اے مسٹر این۔ ڈی ملک الہ آباد اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور حاضرین نے لیکچروں کو بہت پسند کیا۔ (جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ)

ضرورت کتب

اخویم سیٹھ اللہ جوایا صاحب تاجر چرم گھاٹی ماموں بھانجہ آگرہ عنقریب ایک بڑی لائبریری برائے تبلیغ کھولنے والے ہیں۔ جو احباب سلسلہ کی کتب اور خصوصیت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف نصف قیمت پر اس کار خیر کے لئے فروخت کرنا چاہیں۔ سیٹھ صاحب موصوف سے براہ راست خط و کتابت کریں۔ (خاکسار:۔ محمد اسحاق علی از آگرہ)

پتہ مطلوب ہے

عبد الصمد صاحب احمدی امروہی ایک لمبے قد کے آدمی ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں آخری مرتبہ لکھنؤ آئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے۔ کہ ان کا کچھ کاروبار دالیں گنج بنگال میں بھی تھا۔ امروہہ ضلع مراد آباد کے رہنے والے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو مطلع کریں مہربانی ہوگی۔ (خاکسار۔ محمد عثمان احمدی احاطہ خام فقیر محمد خان رحمت منزل لکھنؤ)

نصف قیمت کا اعلان

اپنے بچوں کو خوش و خرم چست اور تندرست بنانے کیلئے ہمارا ٹرائیسکل خرید دیجئے ورزش سے انکے اعضا مضبوط اور صحت میں نمایاں ترقی ہوگی۔ اس قیمت پر یہ مال پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

سابقہ قیمت بیس روپیہ۔ اب ہندوستان کے ہر ریلوے اسٹیشن پر فری ڈلیوری صرف ساڑھے دس روپیہ میں دیا جائیگا۔ بڑا سائز سات سال عمر سے بڑے بچوں کیلئے ساڑھے بارہ روپیہ

آرڈر کے ہمراہ پانچ روپے پیشگی روانہ فرمائیں

بے بی گڈس سٹور بٹالہ پنجاب
Baby Goods Store BATALA (Punjab)

دو ناطے

کنواری لڑکیاں تعلیم یافتہ جوان قوم شیخ مہدی رتے نہایت شریف خاندان احمدی کے لیے دو لڑکے برسر روزگار یا صاحب جائداد ہوں۔ ضرورت ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

مولا بخش نمبردار سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۵۲ جنوبی

ڈاکخانہ چک ۳۲ جنوبی۔ علاقہ سرگودہا

مرگی کا شرطیہ علاج

مرگی جیسی موذی بیماری کے علاج کیلئے میرے پاس ایک دوائی ہے جس دوست کو کسی دوائی نے فائدہ نہ دیا ہو۔ منگوا کر استعمال کریں ضرور انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ عدم فائدہ کی صورت میں قیمت واپس۔ دس یوم کی خوراک کی قیمت ۱؎ علاوہ محصول ڈاک

بشارت منزل محلہ باب الانوار۔ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف اور نجیب الطرفین دوشیزہ کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار سید یا قریشی قوم سے ہو۔ جملہ خط و کتابت بنام ا۔ے معرفت "الفضل" قادیان

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کرسمس اور نوروز کی آنے والی تعطیلات کے لئے ۱۴ لغایت ۳۱ دسمبر ۳۳ء تک تمام این۔ ڈبلیو۔ آر پر مندرجہ ذیل شرح پر رعایتی ٹکٹ جاری کئے جائینگے جو ۱۵ جنوری ۳۴ء تک قابل استعمال ہونگے۔ بشرطیکہ یکطرفہ سفر ایکسو میل سے زائد ہو یا ایکسو ایک میل کا کرایہ ادا کر دیا جائے۔

فرسٹ کلاس و سیکنڈ کلاس ۱ ۱/۳

انٹر و تھرڈ ۱ ۱/۲

چیف کمرشیل مینجر لاہور۔

رشتہ مطلوب ہے

ایک احمدی نوجوان دوست کے لئے جو کہ منوز غیر شادی شدہ۔ گریجویٹ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ملازم ہیں۔ لڑکی خوبصورت۔ نیک سیرت۔ وفا شعار۔ کم از کم میٹرک پاس اور متمول خاندان سے علاقہ رکھتی ہو۔ احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

محمد رمضان بمبال کاز کورٹ دہلی

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و مشہور آفاق استاد مسٹر جی ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا ہے۔ اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ۔ پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۳۲ء

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔ "اس کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اس کی شفایابی کے لئے خدا تعالیٰ نے نہایت ہی حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفاء بھی رکھی ہوئی ہے۔ جن سے اس قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے اس کی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اس قسم کی بیماری دفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔" یہی ہومیوپیتھک کا لب لباب ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کے خدام میں سے ایک ہومیوپیتھک کا بہت شائق ہے۔ ناظرین کو چاہیئے۔ کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔

لکل داء دواء الا الموت۔

ایم ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چتور گڑھ میواڑ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم لیگ کا ۲۳ واں سالانہ اجلاس ۲۵ نومبر کو عربک کالج ہال دہلی میں زیر صدارت خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر کانپور منعقد ہوا۔ نادر شاہ والئے کابل کی تعزیت کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ ایک قرارداد بدیں مضمون منظور ہوئی۔ کہ اگرچہ وائٹ پیپر مسلم مطالبات کو پورا نہیں کرتا۔ تاہم ملک کے مفاد کی خاطر مسلمان اپنے تمام مطالبات کی منظوری کے لئے زور دینے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھتے ہوئے اسے منظور کرتے ہیں ایک اور قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا۔ کہ وزراء کے تقرر کے وقت۔ اہم مذہبی اقلیتوں کو کافی نیابت دی جائے۔ مسلمانوں کو ہندو مہاسبھا کی جنگجویانہ قرارداد سے متاثر نہ ہونے کا مشورہ دیا گیا۔ فلسطین میں برطانی پالیسی کی مذمت۔ پارلیمنٹ میں کرنل ویجووڈ کی تقریر کی مذمت اور مسلم مطالبات کے اعادہ کی قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے ۲۵ نومبر کو دہلی سے اطلاع دی ہے۔ کہ وائسرائے ہند اپریل ۱۹۳۴ء میں انگلستان جائیں گے۔ اور اگست میں واپس آجائیں گے۔

کابل کی تازہ خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ افغانستان کی جمعیتہ العلماء نے ایک فتوٰی شائع کیا ہے کہ مذہب اسلام میں امام وقت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر شریعت نہیں رہتی۔ لہذا ہم فتوٰی دیتے ہیں۔ کہ محمد ظاہر شاہ ہمارے بادشاہ اور امام وقت ہیں۔ اور ان کی اطاعت ہر افغان کا مذہبی و ملی فرض ہے۔ تمام ملک میں امن و امان ہے۔ اور حالات معمول کے مطابق ہے۔

امرتسر پولیس نے ۲۶ نومبر کی شب ایک مکان پر چھاپہ مار کر دو بم۔ ایک درجن کارتوس اور بعض کاغذات برآمد کئے اور ایک ہندو نوجوان کو گرفتار کر لیا۔

کلکتہ سے سات میل کے فاصلہ پر ایک سو سال کا پرانا اور مشہور کالی کا مندر ہے۔ جس کی زیارت کے لئے ہر سال لاکھوں ہندو دور دراز مقامات سے آتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں جو بت ہے۔ اس کے حال میں ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے زیور چوری ہو گئے ہیں۔

دارالعوام میں ۲۸ نومبر کو سر جان سائمن نے تخفیف اسلحہ کانفرنس کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانفرنس کے التوا کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اجلاس قطعی طور پر ملتوی ہو چکا ہے بلکہ مقصد یہ ہے۔ کہ اس عرصہ میں حکومتیں تبادلہ خیالات کر لیں۔ تا اس صورت حال کو جو جرمنی کے استعفٰی سے پیدا ہو گئی ہے۔ خوشگوار بنایا جا سکے۔ جرمنی نے جب دیکھا۔ کہ سب اس کو ہدف بنانا چاہتے ہیں۔ تو اس نے جمعیتہ اقوام سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر جمعیت چاہتی ہے کہ کوئی مفید فیصلہ کرے۔ تو جرمنی کو پھر دوستانہ گفت و شنید میں شامل کرنا چاہیئے۔

لندن سے ۲۵ نومبر کی خبر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت فرانس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ برطانی مال پر ۵ فیصدی زائد ٹیکس اور ۶ فی صدی لینڈنگ ٹیکس منسوخ کر دے۔ ورنہ فرانسیسی مال پر بھی ۲۱ فی صدی محصول برطانیہ میں عائد کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی سے ۲۶ نومبر کی ایک اطلاع ہے کہ وائسرائے عنقریب ایک اعلان کے ذریعہ موجودہ اسمبلی کی زندگی میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک توسیع کر دیں گے۔ آئندہ انتخابات نومبر ۱۹۳۴ء میں ہونگے۔ اور نئی اسمبلی کا اجلاس مارچ ۱۹۳۵ء میں ہوگا۔

بنارس سے ۲۵ نومبر کی خبر ہے۔ کہ پولیس نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک مفرور بنگالی انقلاب پسند کو جس کی گرفتاری کے لئے ۲ ہزار روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ معہ چار دیگر ساتھیوں کے گرفتار کیا۔

امریکہ میں بعض ایسی تجارتی فرمیں ہیں۔ جن میں بعض ملازمین ۶۰-۶ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اقتصادی حالات کے پیش نظر حکومت ان بھاری تنخواہوں میں تخفیف کرنا چاہتی ہے۔

ٹوکیو سے ۲۵ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت جاپان نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ سونے کی قیمت ڈالر کے حساب سے نہیں۔ بلکہ سٹرلنگ کے حساب سے لگائی جائیگی۔ اس تبدیلی کی وجہ ڈالر کی آئندہ قیمت کا عدم تیقن ہے۔

امپیریل زراعتی تحقیقاتی کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۵ نومبر کو دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں کسانوں کی آمد کو بڑھانے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ احاطہ مدراس کی طرف سے یہ سکیم پیش ہوئی تھی۔ کہ مچھلی کی تجارت کو وسعت دی جائے۔ اس سکیم پر ۵ سال تک عمل ہوگا۔ ایک تجویز یہ منظور ہوئی۔ کہ انڈین ٹریڈ انفرمیشن سروس کے نام سے ایک ایجنسی قائم کی جائے جو ہندوستانی مارکیٹ میں ہندوستانی شکر کے متعلق معلومات بہم پہونچائے۔

دہشت انگیزی کا خاتمہ کرنے کے لئے حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ جہازوں کے ملاح غیر ممالک سے اسلحہ لا کر انہیں انقلاب پسندوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسا قانون وضع کیا جائے۔ جس کے رو سے اسلحہ جات کی خلاف قانون تجارت کرنے والوں کو سرسری سماعت کے بعد کالے پانی کی سزا دی جا سکے۔

ایوننگ سٹینڈرڈ لندن نے ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ رضا شاہ پہلوی تخت ایران سے دست بردار ہونے والے ہیں کیونکہ افیون کے زیادہ استعمال نے انہیں حکومت کے نااہل بنا دیا ہے۔ ان کی جگہ سابق شاہ ایران کا بھائی تخت پر متمکن ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ خبر معاصر مذکور کے نامہ نگار مقیم طہران نے اسے ارسال کی ہے۔

سر میلکم ہیلی نے الہ آباد میں ۲۷ نومبر کی صبح کو گورنری کا چارج لے لیا۔ آپ نے سر محمد سلیمان چیف جسٹس ہائی کورٹ الہ آباد کے سامنے حلف وفاداری لیا۔

اخبار "رائزونگی" دہلی کے نامہ نگار نے لندن سے اطلاع دی ہے۔ کہ نوروز کی تقریب پر سر آغا خاں کو لارڈ کا خطاب دیا جائے گا۔ سر سپرو (پریوی کونسل کے ممبر (رائیٹ آنریبل) اور چودہری ظفر اللہ خاں۔ مسٹر غزنوی۔ مسٹر جیکر اور ڈاکٹر شفاعت احمد سر بنائے جائیں گے۔ غالباً بیگم شاہنواز کو سی۔ بی۔ ای کا خطاب عطا ہوگا۔

ڈیلی میل لندن راوی ہے۔ کہ کانزرویٹو پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل وائٹ پیپر کے متعلق پروپیگنڈا کرنے کے لئے ہندوستان آ رہے ہیں۔

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی کنوارا شخص پارلیمنٹ کے انتخابات میں بطور امیدوار کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی فیسسٹ پارٹی میں کوئی ایگزیکٹو پوزیشن حاصل کر سکتا ہے۔ جرمنی میں نازی حکومت بھی ایسا اقدام کر رہی ہے۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اولاد پیدا کریں۔

جنیوا میں لیگ آف نیشنز کے دفاتر کے لئے دس لاکھ پونڈ کے صرفہ سے ایک عالی شان بلڈنگ تیار کی گئی ہے جس کی افتتاحی رسم گذشتہ دوشنبہ کو عمل میں آئی۔ برٹش ایمپائر نے اس بلڈنگ کے لئے تین لاکھ پونڈ دیا ہے۔

انگلستان کے نئے پولیس کمشنر لارڈ ٹرنچارڈ تجویز کر رہے ہیں۔ کہ خفیہ پولیس کا محکمہ بالکل توڑ دیا جائے۔ اور ہر پولیس افسر کو سراغ رسانی کے کام میں ماہر ہونا چاہیئے اگر یہ تجویز بروئے کار آئی۔ تو گویا یہ ایک انقلاب انگیز اقدام ہوگا۔

بمبئی ۲۷ نومبر۔ جب سے انگلستان نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ پہلی دفعہ ایک ہندوستانی نے ۱۰ ہزار پونڈ کا سونا خرید کر ہندوستان بھیجا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی